

خُدا کی رحمت پر اُمید
 نمبر 3390
 ایک وعظ
 شائع ہوا: جمعرات، 22 جنوری 1914
 مُبلَغ: سی۔ ایچ۔ اسپرُجن
 مقام: میٹروپولیٹن ٹیئرناکل، نیونگٹن
 بتاریخ: اتوار کی شام، 16 فروری 1868

”دیکھ، خُداوند کی آنکھ اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اُن پر جو اُس کی رحمت پر اُمید رکھتے ہیں۔“
 زبور 33:18

خُدا کا خوف” کے لفظ سے، ہم مُقدّس کلام میں ساری سچی دینداری کو مراد لیتے ہیں۔ اس سے ہماری مراد وہ خوف نہیں جو غلامی کا ہے، کہ جو خُدا کی حضوری میں کانپتا ہے، جیسے کوئی غریب غلام اپنے آقا کی کوڑے کے نیچے لرزتا ہے۔ بلکہ یہ اُس فرزندانہ خوف کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو خطا کرنے سے ڈرتا ہے، جو گمراہی میں پڑنے سے ڈرتا ہے۔ وہ تعظیمی خوف، جیسا کہ فرشتوں میں ہے، جب وہ اپنے چہروں کو پروں سے ڈھانپتے ہیں اور اپنے تاج جلال کے تخت کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ ایسا خوف کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہمیشہ رہے، تاکہ وہ ہمارے بے قابو جذبات کو روکے، ہمارے ہاتھوں کو بُرائی کرنے سے باز رکھے، اور ہماری زبان کو ناراست بات کہنے سے بچائے۔ ایسا خوف کہ ہم یہ محسوس کریں گویا ہم خُدا کی حضوری میں ہیں، اور ویسا ہی عمل کریں، بولیں، اور سوچیں جیسے ہم اُس آنکھ کو پہچانتے ہیں جو دل کے رازوں کو پڑھتی ہے۔

پس جب ہم پڑھتے ہیں کہ خُداوند کی آنکھ اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس کی نظر فضل اُن پر ہے جو اُس میں خوشی پاتے ہیں، جو اُس کی عبادت کرتے ہیں، اور جو اُس کے فرزند ہیں۔

مگر اس عبارت کا وہ حصہ جس پر میں تمہاری خاص توجّہ چاہتا ہوں، یہ ہے: ”اُن پر جو اُس کی رحمت پر اُمید رکھتے ہیں۔“ اس کا مفہوم پہلے کے برابر ہی ہے۔ جو خُدا سے ڈرتے ہیں، وہی ہیں جو اُس کی رحمت پر اُمید رکھتے ہیں۔ اور یہ بڑی تسلی بخش بات ہے، کیونکہ خُدا کی رحمت پر اُمید رکھنا گویا فضل کی بہت چھوٹی سی دلیل معلوم ہوتی ہے، مگر یہ درحقیقت بڑی یقینی نشانی ہے۔ کیونکہ جو خُدا کی رحمت پر اُمید رکھتے ہیں، وہی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اُس سے ڈرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جو اُس کے نجات پاتے ہوئے ہیں، اُس کے فرزند ہیں، حقیقی پرہیزگار ہیں۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ یہاں بہت سے ایسے ہوں گے جو کہہ سکتے ہیں: ”اگرچہ میں اور آگے نہ بڑھ سکوں، تو بھی میں اُس کی رحمت پر اُمید رکھتا ہوں۔ میری اُمید، یسوع مسیح میں خُدا کی رحمت پر قائم ہے۔“ تب اے عزیز دوست، جو کلمات ہم بیان کریں گے وہ تیرے لئے تسلی کا باعث ہوں، اور تو خوش ہو کہ خُداوند تیری طرف توجّہ رکھتا ہے، اور اُس کی نظر فضل آج بھی تجھ پر ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

میں ہمیشہ اُن کے لئے فکر مند رہتا ہوں جن میں فضل کے آثار کا آغاز ہوتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اپنی راہ سے دُور جا کر بھی کسی بڑے کو اپنی آغوش میں اُٹھاؤں، اور اُس کی دلجوئی کروں جو شک میں مرنے کے قریب ہے۔ مگر دُوسری طرف، میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں انہیں حوصلہ نہ دوں جو غلط بنیاد پر کھڑے ہیں۔

جیسے کوئی قدیم ملاح، ایک طرف بھنور سے ڈرتا تھا اور دُوسری طرف چٹان سے، اور درمیانی راستے پر جہاز کو چلانا اُس کے لئے مشکل تھا، اُسی طرح میرا بھی حال ہے۔ میں کسی لرزتے دل کو غمگین نہ کرنا چاہتا، اور نہ ہی کسی فریب خوردہ کو سہارا دینا چاہتا ہوں۔ خُدا کرے کہ یہ ہونٹ کبھی اُس کی کمزور ہستیاؤں کے لئے کوڑا نہ بنیں، اور اُسی طرح یہ زبان کبھی اُن کے بازوؤں یا سروں کے نیچے تکیے نہ رکھے جن پر وہ سو جائیں، اور اپنے آپ کو ہلاکت کی نیند میں ڈال دیں۔

پس، ان دونوں خطروں سے بچنے کی کوشش میں، میں پہلے یہ بیان کروں گا کہ خُدا کی رحمت پر ایک جھوٹی اُمید بھی ہے، جس کے خلاف ہم تمہیں بڑی شدّت سے خبردار کرتے ہیں۔

میں یہ یقین نہیں رکھتا، ”کوئی شخص کہتا ہے، “کہ خدا مجھے کبھی جہنم میں ڈالے گا، کیونکہ قادر مطلق بہت رحیم ہے۔“ ایک نے دوسرے سے پوچھا: ”جب تُو مرے گا تو تیرے ساتھ کیا ہوگا؟“ اُس نے جواب دیا: ”میں نہیں جانتا، اور میں اِس پر زیادہ غور بھی نہیں کرتا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خدا بہت اچھا خدا ہے، اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ آدمیوں کی جانوں کو جہنم میں ڈالے گا، جیسا کہ متعصب لوگ کہتے ہیں، اور انہیں ہمیشہ کے لئے اپنی حضوری سے جلاوطن کرے گا۔“

اب اے دوست، اگر یہ تیری اُمید ہے تو میں تضرع سے کہتا ہوں کہ اسے ترک کر، کیونکہ یہ ایک مہلک اژدہا ہے، اور اگرچہ تُو اُسے اپنی آغوش میں پالے اور عزیز رکھے، تو بھی وہ تجھے دُک مار کر ہلاک کرے گا۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ بائبل کا خدا رحمت کا خدا ہونے کے ساتھ ساتھ عدالت کا بھی خدا ہے؟ اگرچہ وہ لامحدود نیکو ہے، تو بھی اُس نے آپ کہا ہے: ”میں مجرم کو ہرگز بے سزا نہ چھوڑوں گا۔“

اِس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے: ”شریر جہنم میں جھونکے جائیں گے، اور سب قومیں جو خدا کو فراموش کرتی ہیں؟“ کیا یہ دیکھائی دیتا ہے کہ خدا گناہ کو سزا نہ دے گا؟ ”وہ جان جو گناہ کرے گی، وہی مرے گی۔“ اِس کے بارے میں کیا سوچتا ہے؟ ”یہ ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے۔“ کیا یہ اُس نرم اور جذباتی مہربانی کی مانند ہے جو گناہ پر چشم پوشی کرے؟ اگر تیرا نجات پانا محض خدا کی عام رحمت پر ہے، تو سُن لے، یہ مُبارک کتاب خدا سراسر غلطی اور فریب ہے، کیونکہ اِس میں وہ تعلیم نہیں ہے جس کا تُو خواب دیکھتا ہے۔ بلکہ تُو خود جانتا ہے کہ یہ ایسا نہیں۔ میں تیری اپنی رُوحانی سمجھ پر اپیل کرتا ہوں، تُو خود جانتا ہے کہ یہ سچ نہیں۔

ہم لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اگر وہ گندگی کے ڈھیر جمع ہونے دیں، اور نالیوں کو رُک جانے دیں، اور تازی ہوا سے اپنے آپ کو محروم رکھیں، اور صفائی اور ہوا بندی کو نظر انداز کریں، تو جب وبا آئے گی تو یقیناً اُن کو اپنا شکار بنا لے گی۔ اور اگر وہ کہیں: ”اوہ! ہم یہ نہیں مانتے، خدا رحیم ہے، اور ہم یہ نہیں مانتے کہ وہ کبھی لوگوں کو بخار سے ہلاک ہونے دے گا۔ ہم گندگی کے ڈھیر صاف کرنے کا نہ سوچیں گے، نہ نالیوں کو کھولیں گے، نہ کھڑکیاں بنوائیں گے کہ کھل سکیں۔ یہ سب تعصب ہے، خدا کبھی لوگوں کو بخار سے مرنے نہ دے گا۔“ مگر وہ لوگ بخار سے مرتے ہیں، اور وہی مرتے ہیں جو صحت کے قوانین کی بے قدری کرتے ہیں، خواہ خدا کی رحمت کیوں نہ ہو۔

اور تَجھ پر بھی یہی حال آئے گا۔ گناہ ایک گندگی کے ڈھیر کی مانند ہے، تیری بدکاریاں اُن نالیوں کی مانند ہیں جو بخار پیدا کرتی ہیں، اور تیری جان اُس بیماری سے مر جائے گی جو اُس گناہ سے جنم لیتی ہے جسے تُو اتنا پیار کرتا ہے، اور خدا کی رحمت کی بابت تیرا سارا چرچا خواب ہی ثابت ہوگا۔

اگر کوئی کل سمندر میں ایسی کشتی پر روانہ ہو جو رس رہی ہو، جو تھیمز ہی میں پانی اندر لے رہی ہو، چاہے وہ پمپ مسلسل چلائیں، تو بھی پانی آدمیوں پر غالب آتا ہے۔ تُو اُس سے کہتا ہے: ”جناب، اگر آپ سمندر میں نکلیں گے—یہ محض وقت کی بات ہے—آپ کی کشتی ڈوب جائے گی، یہ قابلِ سفر نہیں، یہ کبھی چینل تک نہ پہنچے گی۔“ ”اوہ!“ وہ کہتا ہے، ”مجھ سے یہ مت کہو، قادر مطلق بڑا رحیم ہے، اور وہ کبھی ایک غریب آدمی کو ڈوبنے نہ دے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ میری کشتی تیرے گی،“ ”اور میں یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہوں، کیونکہ میں خدا کی رحمت پر ایمان رکھتا ہوں۔“

پھر وہ جہاز ڈوب جاتا ہے، اور اُس پر سوار بدنصیب اور سب مسافر غرق ہوجاتے ہیں۔ اور ہم کیا کہتے ہیں؟ کیا ہم کہتے ہیں کہ خدا رحیم نہیں؟ نہیں! بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بعض آدمی دیوانے ہیں۔ اور یہی ہم تجھ سے بھی کہتے ہیں۔ اگر تُو اُس عام رحمتِ الہی پر بھروسا کرتا ہے، اور انجیل کو قبول نہیں کرتا، بلکہ اُس نجات کی راہ کو جو خدا نے ٹھہرائی ہے اپنے سے دُور کر دیتا ہے، تو تُو ہلاک ہوگا، اور تیرا خون تیرے ہی سر ہوگا، کیونکہ تُو نے حماقت سے خدا کی نیکی کو اپنی ہی بربادی کا ذریعہ بنایا۔

بعض اور اشخاص میں خدا کی رحمت پر یہ ایمان اِس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں: ”خیر، میں ہمیشہ اپنی طرف سے بہتر کوشش کرتا رہا ہوں، میں جب سے ہوش سنبھالا ایک معزز آدمی رہا ہوں، اپنی اولاد کو اپنی بساط کے مطابق تربیت دیتا ہوں، انہیں اتوار سگول بھیجتا ہوں، ہمیشہ فرضہ ادا کرتا ہوں، گالی نہیں دیتا، شراب کا عادی نہیں ہوں، نہیں جانتا کہ مجھ میں کوئی خاص بُرائی ہے۔ بلکہ برعکس، ہمیشہ غریبوں کی مدد کے لئے تیار اور خوش رہتا ہوں، اور دین کے حق میں اچھی بات کہنے کو خوشی سمجھتا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ میں ویسا نہیں جیسا ہونا چاہیے، اور بے شک ہم سب خطاکار ہیں، اور ہم میں بہت کچھ کمزوری اور عیب ہے، اگرچہ میں کسی خاص بات کو نہیں جانتا۔ مگر بہر حال، خدا رحیم ہے، اور جو کچھ میں نے کیا ہے اور جو کچھ میں نے نہیں کیا، اور جو کچھ کمی بیشی ہے اُسے خدا کی رحمت پوری کر دے گی۔ اِس لئے مجھے کوئی شک نہیں کہ آخر کار میرا حال اچھا ہی ہوگا۔“

پس یہ بھی فریب اور جھوٹ کا سہارا ہے، ایک جھکتی ہوئی دیوار اور گرتی ہوئی باڑھ، جو اُن پر آن گرے گی جو اُس کے پیچھے پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ تُو نے نبوکدنضر کے بُت کے بارے میں پڑھا ہے، جو کچھ لوہے کا تھا اور کچھ مٹی کا۔ اگر وہ سارا لوہے کا ہوتا تو شاید کھڑا رہتا، مگر چونکہ اُس میں مٹی بھی تھی، کچھ ہی عرصہ بعد ساری مورت ٹوٹ کر پاش پاش ہوگئی۔

تیری دینداری بھی ایسی ہی ہے۔ تُو کچھ حصّہ خُدا کی رحمت پر بھروسا رکھتا ہے—اُسے میں لوہا کہوں گا—مگر کچھ حصّہ اپنے نام نہاد نیک اعمال پر اعتماد رکھتا ہے، جو مٹی ہیں، اور عنقریب تیرا بُت زمین پر گر پڑے گا۔ تُو تو اُس شخص کی مانند ہے جو دو چوکیوں پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے، اور تُو جانتا ہے کہ اُس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ، یہ کس قدر بیوقوفی ہے کہ تُو اپنے آپ کو خُدا کے ساتھ جوتنے کی کوشش کرے تاکہ گویا اُس کی مدد کر سکے! جا اور کسی مچھر کو کسی مُقَرَّب فرشتہ کے ساتھ جوت، یا کسی کیڑے کو لاویاتھن کے برابر رکھ اور یہ اُمید رکھ کہ وہ طوفانی سمندر کو شیباریں گے۔ پھر سوچ کہ مسیح تیری مدد کرے اور تُو مسیح کی مدد کرے! یہ کیسی حماقت ہے! اگر اعمال سے نجات ہے تو پھر سب کچھ اعمال سے ہی ہونا چاہیے؛ اور اگر فضل سے ہے تو پھر سب کچھ فضل ہی سے ہوگا، کیونکہ یہ دونوں کبھی آگ اور پانی کی مانند یکجا نہ ہوسکتے۔ یہ دو مخالف اصول ہیں، پس دھوکہ ترک کر۔ خُدا کی رحمت پر وہ اُمید جو تیرے اپنے اعمال پر اُمید کے ساتھ گندھی اور لپٹی ہوئی ہے، یقیناً باطل ہے۔

لیکن ہم دُوسروں کو جانتے ہیں جو کہتے ہیں: ”بہت خوب جناب واعظ! میں اس سے بہتر جانتا ہوں، میں کبھی اُس پھندے میں نہ پھنسوں گا۔ میں یسوع مسیح کے خون اور راستبازی پر بھروسا کرتا ہوں، اور اُسی میں خُدا کی رحمت مجھ تک پہنچنے کی اُمید رکھتا ہوں، اور میں اُسی پر متوکل ہوں۔“ اچھا، تُو بہت اچھا بولتا ہے، بہت اچھا بولتا ہے۔ مگر میں تیرے ساتھ تیرے گھر تک چلوں۔ لیکن وہ شخص نہیں چاہتا کہ میں اُس کے ساتھ گھر تک جاؤں۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں مڑنے کا ارادہ رکھتا ہے، شاید راستے میں ایک دو جگہ داخل بھی ہوگا اس سے پہلے کہ گھر پہنچے۔ جب وہ گھر پہنچے گا، ہم اُس کی بیوی سے پوچھیں گے کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اور اُسے مجبوراً کہنا پڑے گا: ”خداوند! یہ اتوار کو بڑا مقدس بننا ہے، مگر باقی ہفتے یہ بڑا شیطان ہے۔ یہ دین کے موضوع پر گھنٹوں بول سکتا ہے، مگر جناب! اُس کی زندگی میں کوئی حقیقی راستبازی، کوئی سچا خدا ترسی عمل نہیں۔“

کیا تُو نے کبھی مسافر کی پیش رفت میں ”مسٹر باتونی“ کے بارے میں نہیں پڑھا؟ وہ کس خوبی سے سب عقائد بیان کرتا تھا، کیسے وہ اُن پر مسلسل گفتگو کرتا تھا! سب تعلیمات اُس کی زبان پر تھیں اور سب دلائل اُس کی نوک زبان پر۔ مگر وہ اُس کی زندگی پر کبھی اثر انداز نہ ہوئیں، نہ اُس کے کردار کو کبھی میٹھا یا پاکیزہ بنائیں۔ وہ اتنا ہی بڑا فریب کار رہا جتنا کہ اگر مسیح کبھی نہ آیا ہوتا، اور اتنا ہی بے فضل بدکار رہا جتنا کہ اگر اُس نے نجات دہندہ کا نام کبھی نہ سنا ہوتا۔

اب اے صاحبو! مسیح پر کوئی بھی ایسا ایمان جو تمہاری زندگی کو نہ بدلے، وہ شیاطین کا ایمان ہے، اور وہ تمہیں وہیں لے جائے گا جہاں شیاطین ہیں، مگر کبھی تمہیں آسمان تک نہ پہنچائے گا۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ آدمی اپنے اعمال سے نجات نہیں پاتے۔ مگر اگر ایمان نیک اعمال پیدا نہیں کرتا، تو وہ ایمان مُردہ ہے، اور وہ تمہیں ایک مُردہ جان کے طور پر چھوڑ دیتا ہے تاکہ سڑ جاؤ اور عالی ترین کے حضور سے پھینک دیے جاؤ۔ خُدا کی رحمت پر ایک حقیقی اُمید، جیسا کہ کتاب مقدس کی تعلیم ہے، انسان کو پاک کرتی ہے۔ ”جس میں یہ اُمید ہے وہ اپنے آپ کو پاک کرتا ہے، جیسے وہ پاک ہے۔“ اگر تیرے پاس خُدا کی رحمت پر ایسی اُمید ہے جو تجھے بے خوف بدکاروں کی مانند عمل کرنے دیتی ہے، تو جان لے کہ تیرے گلے میں ایک چوکی کا لپاٹ ہے جو تجھے جہنم کی تہ سے بھی نیچے ڈبو دے گا۔ خُدا تجھے ایسے فریب سے رہائی دے

مجھے اندیشہ ہے کہ اور بھی ایسے ہیں جن کے پاس بُری اُمید ہے، ایسی اُمید جو انہیں بچا نہ سکے گی، کیونکہ وہ خُدا کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہیں کہ آخرکار سب کچھ اچھا ہوگا، حالانکہ انہوں نے اُن سب باتوں کو ترک کیا ہے جو آدمی کو راست بناتی ہیں۔ مثلاً، خُدا کا کلام کہتا ہے: ”تمہیں نئے سرے سے جنم لینا ضرور ہے۔“ یہ لوگ کبھی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے، مگر پھر بھی خُدا کی رحمت پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اے جناب! تجھے کس حق سے اُمید رکھنی ہے، جب کہ خُدا کی کوئی رحمت نہیں، سوائے اُس کے جو وہ نئے دل اور راست رُوح بخش کر ظاہر کرتا ہے؟ تُو کہتا ہے کہ خُدا کی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہے، مگر تیرے پاس کوئی توبہ نہیں۔ اور کیا تُو سمجھتا ہے کہ خُدا اُس کو معاف کرے گا جو نہ صرف اُس کے بیٹے سے محبت نہیں رکھتا بلکہ اُس کو رد کرتا اور حقیر جانتا ہے—اُس اکلوتے نجات دہندہ کو؟

میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کے سچ ہونے سے پہلے ایک نئی بائبل لکھی جانا ہوگی، اور ایک نئی انجیل—ہاں بلکہ ایک نیا خُدا بھی ہونا ہوگا، کیونکہ بائبل کا خُدا کبھی گناہ پر چشم پوشی نہ کرے گا نہ کر سکتا ہے۔ جب تک وہ تجھے گناہ سے بیزار نہ کرے، اُسے تجھ سے بیزار ہونا ہوگا، اور جب تک تُو اپنی بدکاریوں سے کامل نفرت نہ رکھے، اُس وقت تک خُدا کے دل میں تیرے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، کیونکہ تُو اپنی بدکاریوں ہی میں پڑا رہتا ہے۔

تُو مجھے کہتا ہے کہ تُو خُدا پر بھروسہ رکھتا ہے، اور پھر بھی تیری زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں! او صاحبو! اگر تم تبدیل نہ ہوئے اور بالکل بچوں کی مانند نہ بنے، تو ہرگز آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگے۔ رحمت تیرے لئے سب سے پہلے یہ کرے گی کہ تیرے چہرے کو مخالف سمت کی طرف پھیر دے۔ اگر کبھی رحمت تیرے پاس آئے گی تو وہ تجھے ایک نئی مخلوق بنا دے گی، تجھے نئی محبتیں اور نئی نفرتیں عطا کرے گی۔ مگر اگر تیرے پاس تبدیلی نہیں، تو تیرا خُدا کی رحمت سے کیا واسطہ؟

جہاں کہیں بھی خُدا کی رحمت آتی ہے، وہ آدمیوں کو دُعا کے گھنٹوں پر جھکاتی ہے۔ تُو کبھی اپنے گھنٹے نہیں جھکاتا، اور پھر بھی کہتا ہے کہ خُدا کی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہے۔ او جناب! تُو اپنی ہی جان کو دھوکہ دیتا ہے! خُدا کی رحمت آدمی کو مسیح سے محبت کراتی ہے اور اُسے مسیح کی مانند بننے کی جُستجو دیتی ہے۔ تیرے پاس نہ مسیح کی محبت ہے نہ اُس کی مانند بننے کی خواہش۔ تب اے جناب، میں تجھے التجا کرتا ہوں کہ اُس جھوٹ کو چھوڑ دے جو اب تک تیرے سر کے نیچے نرم تکیہ بنا ہوا ہے، اور یقین کر کہ خُدا کی رحمت اُس طریقے سے نہیں آسکتی جس طریقے کی تُو اُمید رکھتا ہے۔

کاش میں یہاں موجود کچھ لوگوں سے اُن کے جھوٹے سہارے نوچ لیتا، مگر مجھے ڈر ہے کہ وہ انہیں اتنے عزیز رکھتے ہیں کہ! میرے ہاتھ سے چھوٹتے نہ دیں۔ خُدا کا رُوح القدس آدمیوں کو خُدا کی رحمت پر ہر جھوٹے بھروسے سے رہائی دے

—اب میرے کام کا ایک نہایت خوشگوار حصہ سامنے آتا ہے، یعنی

II

خُدا کی رحمت پر ایک سچی اُمید کی وضاحت۔

میں پہلے یہ کہوں گا کہ ایک صحیح اور مستحکم اُمید رکھنے والی جان اپنی رحمت کی حاجت کو محسوس کرتی ہے۔ وہ گناہ کی باتیں نہیں کرتی بلکہ اُسے محسوس کرتی ہے۔ وہ رحمت کے چرچے نہیں کرتی، بلکہ اُس کے لئے آہیں بھرتی ہے۔ سطحی دینداری سے خبردار رہو۔ اگر مجھے مرنے سے پہلے صرف دو باتیں کہنے کی اجازت ہو تو اُن میں سے ایک یہ ہوگی—ظاہری دینداری سے ہوشیار رہو۔ اُس رنگ، چمک دمک، روغن اور ملمع سے بچو۔ ہم میں راستبازی کی بھوک اور پیاس ہونی چاہیے۔ ہم میں ٹوٹے دل اور شکستہ روح کا ہونا ضروری ہے۔ میں بیداری کی تحریکوں کو بہت پسند کرتا ہوں، خدا نہ کرے کہ اُن کے خلاف کچھ کہوں، لیکن میں نے درجنوں آدمیوں کو دیکھا ہے کہ جیسے کوئی شخص نہانے کے تالاب میں چھلانگ لگاتا ہے ویسے ہی وہ مذہب میں کود پڑتے ہیں، اور اُسی جلدی سے باہر بھی نکل جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے مسیح کی گہری ضرورت کو کبھی محسوس ہی نہیں کیا۔

یقین جانو، کسی آدمی کے مذہب کی کوئی پائیداری نہیں جب تک کہ وہ ٹوٹے ہوئے دل سے شروع نہ ہو۔ وہ دین جو گناہ کے گہرے احساس اور دل توڑ دینے والی توبیخ کے بغیر شروع ہوتا ہے، وہ توبہ ہے جس پر جلد ہی پھر توبہ کرنی پڑے گی۔ خدا ہمیں اُس سے بچائے! اگر تم رحمت میں اُمید رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں جاننا ہوگا کہ یہ رحمت ہی ہے، اور یہ کہ تمہیں رحمت ہی کی حاجت ہے، اور ہر اعتماد سے بالکل جدا ہو جانا ہوگا، سوائے رحمت کے۔ تمہیں اس مقام پر آنا ہوگا کہ سب کچھ فضل ہو—پہلے، آخر میں اور درمیان میں—فضل ہر جگہ، ورنہ یہ کبھی ایسے بے بس اور لاچار غریق کو نہ سہارا دے سکے گی نہ بچا سکے گی جیسے تم ہو۔ پس ایک مستحکم اُمید وہی ہے جس میں انسان یہ جان لے کہ اُسے رحمت کی ضرورت ہے۔

اس اُمید کی ایک اور علامت یہ ہے کہ وہ صاف دیکھ لے کہ رحمت صرف درمیانی شفیع—یسوع مسیح—کے وسیلہ سے ہی اُس تک پہنچ سکتی ہے۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ فضل کا صرف ایک دروازہ ہے، اور وہ مسیح ہے؛ ایک ہی بنیاد ہے حقیقی اُمید کے لئے، اور وہ بنیاد مسیح ہے۔ خدا کی رحمت لامحدود ہے، مگر ہمیشہ بنی نوع انسان تک وہ اپنے بیٹے یسوع مسیح کی سنہری نہر کے ذریعہ سے پہنچتی ہے۔ اے جان! یہ تیرے لئے بابرکت وقت ہوگا جب تُو رحمت کی تلاش ہر جگہ چھوڑ دے گا اور صرف مسیح کے پاس، اور صرف اُسی کے پاس، اُٹے گا۔

خدا نے اپنی ہی قسم کھائی ہے کہ مسیح کے باہر انسان کے لئے کوئی اُمید نہ ہوگی، مگر مسیح میں ضرور اُمید ہے۔ "دوسری کوئی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی سوائے اُس کے جو رکھی گئی ہے۔" ہر دوسری اُمید کے خلاف خدا اپنی کلام میں وہ نہایت ہولناک فیصلہ سناتا ہے، "جو ایمان نہیں لاتا وہ پہلے ہی مجرم ٹھہرا ہے، اس لئے کہ اُس نے خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔" جب تُو مسیح سے بندھ جائے، جب ہر اور دروازہ بند ہو اور لوہے کے قفلوں سے مقفل ہو، جب ہر حوض ٹوٹ جائے، جب ہر اُمید تباہ ہو جائے اور آخری تختہ بھی ناامیدی کے گرداب میں ڈوب جائے—اگر اُس وقت تیری جان مسیح سے لپٹی رہے، تو تیری اُمید مستحکم ہے، ایسی اُمید جو کبھی تجھے نہ چھوڑے گی۔

پھر بھی ایک اور بات۔ وہ اُمید جو انسان کو خدا کی رحمت کے منصوبے کے مطابق بننے کی آرزو دلائے، وہی درست اُمید ہے۔ میرا مطلب یہ ہے: شاید یہاں کوئی کہے، "مجھے ڈر ہے کہ میں نیا مخلوق نہیں بناؤں؟ آپ نے ابھی مجھے ملزم ٹھہرایا، جناب، لیکن بائے! کاش میں نیا بنتا! مجھے اندیشہ ہے کہ میں تبدیل نہیں ہوا، لیکن کاش خدا اپنے فضل سے مجھے بدل دے! آپ نے توبہ کا ذکر کیا، مجھے خوف ہے کہ جیسی توبہ ہونی چاہیے ویسی نہیں کرتا، لیکن کاش میں کر پاتا! کاش میرا دل ٹوٹتا! میں اس لئے!"! محسوس کرتا ہوں کہ میں محسوس نہیں کرتا، اور اس لئے آہیں بھرتا ہوں کہ آہیں نہیں بھر سکتا

ہائے بے چارے جان! اگر تُو تیار ہے کہ ویسا بنے جیسا خدا تجھے بنانا چاہتا ہے، تو تیری اُمید، اگرچہ ابھی کامل نہیں، تاہم جہاں تک پہنچی ہے نیک ہے۔ اگر تُو ابھی آئے، اور اپنے آپ کو مسیح پر ڈال دے، اگرچہ تجھے اپنی پیدائش نو کا شعور نہ ہو، تو بھی تُو نجات پائے گا۔ اگر تُو جیسا ہے ویسا ہی آئے، اپنی تمام بدکاریوں سمیت، بغیر کسی نمایاں توبہ کے، اگر تُو خالی ہاتھ آئے اور اپنے آپ کو اُس پر ڈال دے جو یسوع نے صلیب پر کیا اور جو وہ اب بھی تخت کے سامنے شفاعت کر کے کرتا ہے، تو تُو برگز ہلاک نہ ہوگا بلکہ نجات پائے گا۔

ہائے! یہ کیسی بیش قیمت خوشخبری ہے جو ہمیں گنہگاروں کو سنانی ہے! ایک بھرپور مسیح خالی گنہگاروں کے لئے، ایک آزاد مسیح اُن گنہگاروں کے لئے جو غلامی میں ہیں! لیکن تمہیں راضی ہونا ہوگا کہ تم ایسے بنو، تمہیں راضی ہونا ہوگا کہ اپنی عقل کی روح میں نئے ہو جاؤ، اور اگر تم سچائی سے کہہ سکتے ہو کہ تم راضی ہو، اور اب مسیح سے متحد ہونا چاہتے ہو، تو تمہاری اُمید وہی ہے جس پر خدا شفقت بھری نظر ڈالتا ہے۔

میں اسی طرح اُس اُمید کو بیان کرتا رہ سکتا ہوں، لیکن اب زیادہ دیر تمہیں اُس پر نہ روکوں گا۔ مجھے اُمید اور بھروسہ ہے کہ میرے سامنے بہت سے ایسے موجود ہیں جن میں مسیح میں تھوڑی سی اُمید پیدا ہونا شروع ہو گئی ہے۔ ہائے! یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ صبح کی پہلی کرنیں دکھائی دیں، کیونکہ سورج طلوع ہونے کو ہے۔ یہ کیسا خوشنما منظر ہے کہ پہلا شبنم کا قطرہ گرے، پہلا آنسو ٹوٹے دل سے نکلے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا سنگلاخ چٹان سے پانی نکالنے والا ہے۔

میرا دل کمال شکرگزار ہوتا ہے جب میں کسی پریشان دل والے سے ملتا ہوں۔ کبھی خدمت کے بعد کوئی آتا ہے، جو سخت پریشان اور غمگین ہوتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ وہ ہمیں بڑی زحمت دیتا ہے؛ مگر ہائے! یہ تو مبارک زحمت ہے! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو ایسی پریشان جانوں سے ملنے کے لئے ساری رات جاگنے پر راضی نہ ہو، اگر ہم انہیں ایک ایسا کلمہ کہہ سکیں جس سے انہیں خوشی اور سلامتی ملے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اپنے متن کو ایک نہایت شیریں اور لذیذ لقمہ کی مانند لے کر اُن کے منہ میں رکھ دوں جو اس کے لئے از حد بیتاب ہیں: "خداوند کی آنکھ اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اُن پر جو اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔" اگرچہ تم ابھی اُس سے آگے نہ بڑھے ہو، تو بھی خدا کی آنکھ تم پر ہے اور تم بڑی تسلی پا سکتے ہو۔

—مگر اب ہمیں نہایت اختصار کے ساتھ ایک اور نکتہ کی طرف جانا ہے۔ اس عبادت گاہ میں، اسی وقت

III

- کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا میں اُمید کرنے سے ڈرتے ہیں۔

وہ بے خبری میں یہ خوابش رکھتے ہیں کہ اُسی راہ سے اُس پر بھروسہ کریں جو اُس نے مقرر کی ہے۔ وہ اُس کو سمجھتے بھی ہیں، مگر اُس پر عمل کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اب اے میرے عزیز ہم خطا کار بھائی! میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو مسیح پر ڈال دے، اور اُس پر توکل کر، اور یاد رکھ کہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔ یہ کفر ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ خدا ایسی بات کہہ سکتا ہے جو سچ نہ ہو۔ دیکھ! اُس نے بار بار وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی مسیح پر بھروسہ کرے گا وہ نجات پائے گا، اور اگر وہ تجھے نہ بچائے، تو پھر... تو سمجھتا ہے میرا مطلب کیا ہے۔

ہائے! مگر خدا جھوٹ نہیں بول سکتا، پس آ اور اپنے آپ کو اُس کے وفادار وعدہ پر ڈال دے۔ مجھے خوب یاد ہے جب یہ آیت، "جو کوئی خداوند کے نام کو پُکارے گا وہ نجات پائے گا"، میری ناتواں جان کو مہینوں تک سنبھالے رہی، اُس سے پہلے کہ مجھے حقیقی خوشی اور سلامتی حاصل ہوئی۔ کیا تُو دعا میں خدا کو پکارتا ہے؟ کیا تُو خدا پر بھروسہ کرتا ہے، خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو؟ تب تُو نجات پائے گا۔ اِس پر ایمان رکھ۔ اگر کوئی جان یہاں اپنے آپ کو رات کی طرح سیاہ محسوس کرے، اپنے آپ کو اُمید والوں کی فہرست سے بالکل باہر جانے، تو بھی اگر وہ آکر اپنے آپ کو اُس پر ڈال دے جو مسیح نے صلیب پر گنہگاروں کے لئے کیا، تو خدا کو اپنی الوہیت چھوڑنی پڑے گی اُس جان کے ہلاک ہونے سے پہلے۔ پس اے گنہگار! اُمید رکھ، اُمید رکھ، کیونکہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔

پھر بھی اُمید رکھ، کیونکہ خدا نے دوسروں کو نجات دی ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ اِس گھر میں تبدیلیاں ہونا بند نہیں ہوئیں۔ کبھی کبھی مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ پہلے کی طرح کثرت سے نہیں رہیں، لیکن پھر بھی وہ آتی ہیں، اور کثرت سے آتی ہیں، تاکہ خدا کے فضل کی تمجید ہو۔ اب اگر دوسرے نجات پاتے ہیں جب وہ مسیح پر بھروسہ کرتے ہیں تو تُو کیوں نہ پائے؟ کون ہے جو آسمان کے مخفی بالا خانوں میں چڑھ گیا ہو اور وہاں جا کر دیکھ آیا ہو کہ تیرا نام انتخاب کے دفتر میں لکھا نہیں؟ کون؟ کوئی نہیں۔ تو جب مسیح تجھ کو بلاتا ہے کہ آ اور اُس پر بھروسہ کر، تو آ اور اُس پر بھروسہ کر۔ ہائے! کاش تُو آج کی رات آئے، اور

جس طرح اُس نے دوسروں کو قبول کیا ہے تجھے بھی قبول کرے، کیونکہ اُس کا فرمان ہے، "جو میرے پاس آتا ہے اُسے میں برگرز نکال نہ دوں گا۔"

میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ پھر اُمید رکھ، کیونکہ گنہگاروں کو نجات دینا خدا کے جلال کا باعث ہے۔ اگر بدکاروں کو قبول کرنا مسیح کے لئے ہے عزتی کا باعث ہوتا، تو تجھے شک کرنا بجا ہوتا، لیکن چونکہ یہ اُس کے تاج کے جواہرات میں سے ایک ہے جو اُس کے دل کو شاد کرتا ہے اور آسمان پر قدوسیوں کے سامنے اُس کو عزت بخشتا ہے، اس لئے جان لے کہ وہ آمادہ ہے۔ مسیح ویسا ہی چاہتا ہے نجات دینا جیسا کوئی گنہگار چاہتا ہے نجات پانا۔ یہ اُس کی خوشی ہے کہ اپنی سخاوت کے خزانے اُن کو دے جو حاجت مند ہیں۔ پس اُمید رکھ مسیح کی فیاضانہ فطرت تجھے دلیر بنانی چاہیے۔

پھر اُمید رکھ، ایک بار پھر میں کہتا ہوں، اُس بات کے سبب جو مسیح نے درخت پر سہی۔ دیکھ اُسے، جو ناقابل بیان ادنیٰوں میں مر رہا ہے، دست و پا سے خون کے چشمے بہہ رہے ہیں، اُس کا بدن سخت دکھوں میں ٹوٹ پھوٹ رہا ہے، اُس کی جان خدائی غضب کے پہیوں تلے کچلی جا رہی ہے اُس گناہ کے باعث جو اُس نے ہماری خاطر اٹھایا، اُس کی ساری ہستی دکھ کا ڈھیر بنی ہوئی ہے، ہمارے عوض اور ہماری جگہ۔ اب یہ سب قربانی کی برداشت کیوں؟ بے شک اس لئے کہ ہم بچ جائیں اور اُس دکھ کو کبھی نہ جانیں۔ ہائے! جب میری جان مسیح کی طرف دیکھتی ہے، تو دکھائی دیتا ہے کہ ایسا کفارہ ہوتے ہوئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ کوئی گناہ ایسا سیاہ نہیں جو اُس خون سے دھو نہ جائے۔ آسمان کے گنبد کے نیچے کوئی ایسا مکروہ گنہگار نہیں جس کے تمام گناہوں کا پورا کفارہ مسیح کا خون نہ کر سکے۔

پس آ، آ! یہ یسوع کی آواز ہے جو تجھے بلاتی ہے۔ آ، اے گنہگاروں کے سردار! آ اب، اس سے پہلے کہ ایک اور سورج طلوع ہو۔ آ اور یسوع کے زخموں میں پناہ لے اُس طوفان سے جو جلد آنے والا ہے تاکہ نا توبہ کاروں کو ہلاکت میں بہا لے جائے۔

—تو بھی ہمیں آگے بڑھنا ہے، اور محض ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنا ہے

IV

- وہ تسلی جو یہ متن اُن کو بخشتا ہے جو خدا کی رحمت میں اُمید رکھتے ہیں۔

یہ فرماتا ہے کہ خُداوند کی آنکھ اُن پر ہے۔ یہ تمہارے لئے ایک برکت ہے۔ کسی اور کی آنکھ تم پر نہیں۔ تم لندن میں آ گئے ہو، ماں باپ اور دوستوں سے دور، اور اب کوئی تمہاری خبر نہیں لیتا۔ تم اس بڑے عبادت خانہ میں آئے ہو، اور مجھے افسوس ہے کہ ہمارے کچھ اراکین اب بھی پردیسیوں کا خیال نہیں رکھتے—نفوس کا ویسا خیال نہیں رکھتے جیسا رکھنا چاہئے، اور تم باربا یہاں آتے رہے، مگر کسی نے تم سے کلام نہ کیا۔

اب میں متن پڑھتا ہوں اور مزید کہنے کی حاجت نہیں: ”خُداوند کی آنکھ اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اُن پر جو اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔“ خُدا تمہیں دیکھتا ہے، اور تمہیں کسی اور کی ضرورت نہیں۔ اسی پر قناعت کرو کہ خُدا سب کچھ جانتا ہے۔ تم اوپر کی گیلری میں کہیں پیچھے ہو، جہاں میری نظر تم تک نہیں پہنچ سکتی، اور میری آواز بھی بمشکل ہی، لیکن ”خُداوند کی آنکھ اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اُن پر جو اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔“

اور غور کرو، وہ آنکھ فقط دیکھنے والی نہیں، بلکہ ترس کھانے والی بھی ہے۔ خُدا تم پر رحم کرتا ہے۔ وہ تمہارے پہلو بہ پہلو کھڑا ہے—وہ زخمی خُدا کا فرزند—اور تمہاری کراہوں میں وہ کراہتا ہے، تمہارے غموں میں وہ شریک ہوتا ہے۔ ہاں، وہ تم پر رحم کرتا ہے، اور تمہاری مدد کرے گا، بلکہ ابھی بھی وہ تم سے محبت رکھتا ہے۔ جس نظر سے وہ تمہیں دیکھتا ہے وہ باپ کی نظر ہے، اور جب باپ اپنے فرزند کو دل شکستہ دیکھتا ہے تو اپنے دل میں کہتا ہے، ”میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر“ یہ نہیں، میرے بچے کے آنسو مجھے مغلوب کر لیتے ہیں۔ میں اُسے بیمار، غمگین اور روتا دیکھ کر بے رحم نہیں رہ سکتا۔

اے ماں باپ، تمہارے اپنے بیٹے بیٹیاں ہیں، اور جب تم اپنے بیمار بچے کو درد سے روتا دیکھتے ہو، تو تم اپنی ساری دولت خرچ کرنے کو تیار ہو جاتے ہو، اگر کوئی حکیم ملے جو اُسے شفا دے۔ ”جس طرح باپ اپنے لڑکوں پر ترس کھاتا ہے ویسا ہی خُداوند اُن پر ترس کھاتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں،“ اور اس میں وہ سب شامل ہیں جو اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا، متن میں دونوں کو ایک ہی درجے میں رکھا گیا ہے۔ تمہارے باپ کی نظر تم پر ہے، اور وہ تمہارے آنسوؤں، آہوں اور فریادوں پر ترس کھاتا ہے، وہ تم سے محبت رکھتا ہے اور تمہیں برکت دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اب میں تم ایمانداروں سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں، ویسا ہی جیسا آج صبح کی عبادت میں کہا تھا۔ میری دلی آرزو ہے کہ اس کلیسیا کے سب اراکین اُن پر زیادہ متوجہ ہوں جو خُدا کی رحمت پر امید رکھنا شروع کر رہے ہیں۔ بعض ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ میں تم پر زیادہ ملامت نہیں کر سکتا۔ تم میری خوشی اور میرا تاج ہو، اور کبھی کبھی میں فخر بھی کرتا ہوں، امید ہے ناحق طور پر نہیں، کہ اس کلیسیا میں بہت سے جوشیلے ہیں۔ مگر کچھ ایسے ہیں جو اپنی سرد مہری اور لاپرواہی سے مجھے شرمندہ کر سکتے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے آس پاس گمشدہ ہیں؟ کھوئے ہوئے جن کے بارے میں تم پرواہ نہیں کرتے، حالانکہ مسیح کے حکم کے مطابق وہ تمہارے بھائی اور تمہارے پڑوسی ہیں؟ کیا ہی افسوسناک بات ہے جو ہم نے حال ہی میں اخباروں میں بار بار دیکھی ہے—ایک شخص گم ہے، انعامات مقرر ہوئے، پولیس تلاش کر رہی ہے، مگر وہ گم ہے! ٹوپی ملی، کچھ نشانات ملے، مگر وہ گم ہے! ماں باپ کے دل کیسے ٹوٹتے ہوں گے۔ دوست کس کرب سے ہر روز جیتے ہوں گے جب تک اُس کا حال نہ معلوم ہو۔ وہ گم ہے! وہ گم ہے! مگر کسی انسان کا اس دُنیا میں گم ہونا، اگرچہ بڑا صدمہ ہے، لیکن ایک جان کا کھو جانا اُس کے مقابل کچھ بھی نہیں۔

آہ ماں! تیرا بیٹا گم ہے۔ آہ شوہر! تیری بیوی گم ہے۔ آہ بیوی! تیرا شوہر گم ہے۔ اور کیا تُو نے کبھی اُس کی جستجو کی؟ کیا کبھی خُدا کے حضور فریاد کی کہ ”اُسے ڈھونڈ لے“؟ کیا تُو نے اُس عظیم جانوں کے جستجو کرنے والے کی مدد طلب نہیں کی، جو دُنیا میں آیا تاکہ ”جو کھویا گیا ہے اُسے ڈھونڈ لے اور بچائے“؟

کیا تُو بالکل لاپرواہ ہے کہ تیرے خادم، تیرے پڑوسی، تیرا شوہر، تیری بیوی، تیرے بچے ہمیشہ کے لئے کھو جائیں گے یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو میں تجھ سے شرمندہ ہوں، اور فرشتے تجھ سے شرمندہ ہیں، اور خُدا کے زندہ لوگ تجھ سے شرمندہ ہیں، بلکہ خود مسیح بھی تجھ سے شرمندہ ہو سکتا ہے کہ تُو اُن کا خیال نہیں رکھتا جن سے تجھے محبت رکھنی چاہئے۔

میری امید ہے کہ ہمارا حال ایسا نہیں، بلکہ ہم بڑی تڑپ رکھتے ہیں کہ کھوئے ہوئے بجائے جائیں۔ پس اُو، اُن کو ڈھونڈو جو مسیح کو ڈھونڈنا شروع کر رہے ہیں، اور جب انہیں ڈھونڈ لو تو پھر انہیں بھی تلاش کرو جو اب تک مسیح کو نہیں ڈھونڈتے۔ میرے خیال میں کوئی شخص ان چار دیواروں کے اندر، ان گیلیریوں میں یا صحن میں نہ آئے، مگر یہ کہ کوئی نہ کوئی اُس کی بھلائی کے لئے اُس سے کلام کرے، قبل اس کے کہ جماعت منتشر ہو۔

یقیناً تم محبت اور نرمی سے کوئی سوال کرنے کا طریقہ پا سکتے ہو، نہ سختی سے بلکہ ادب سے، تاکہ اگر میں نے اُن کی جانوں پر کچھ اثر کیا ہے تو تم اُس کو ذاتی گفتگو سے بڑھا سکو۔ اگر میں نے سچائی کا کیل کچھ پیوست کیا ہے تو تم زور دے کر اُسے اور گہرا پیوست کر دو، اور خُدا کرے کہ رُوح القدس اُس کیل کو ایسا گاڑ دے کہ کبھی نہ نکل سکے۔

اے میرے سَننے والو، ہمیں ضرور ہے کہ تم نجات پاؤ۔ ہم زیادہ دیر تک اِسی حالت میں نہیں رہ سکتے، کیونکہ تم بھی زیادہ دیر اِسی حالت میں نہ رہ سکو گے۔ پچھلے چند ہفتوں میں ہم موت اور رخصتی سے کچھ بچے رہے ہیں، لیکن یہ نہ سمجھو کہ ہم ہمیشہ بچے رہیں گے۔ فطرت کے عام دستور کے مطابق، جیسا کہ انسانی عمر کے ماہر بتاتے ہیں، اس بڑی جماعت کے ایک حصے—چھ ہزار سے بھی زیادہ میں سے—جلد مرنا ہے۔ یہ کوئی احتمال نہیں بلکہ ضرور ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کون ہو گا؟ کون اپنے خُدا کے حضور کھڑا ہو گا؟ کس کے کان پر فرشتہ رئیس کا نرسنگا گونجے گا؟ کس کے لئے جنازے کی گھنٹی بجے گی؟ کس پر یہ کہا جائے گا، ”خاک سے خاک، راکھ سے راکھ“؟ چونکہ ہم نہیں جانتے کہ یہ بلا کس پر آئے گی، پس یہ فرمان سب کے لئے ہے: ”اپنے طریقوں پر غور کرو اور اپنے خُدا سے ملنے کے لئے تیار کرو۔“ آہ کاش کہ آج ہی تم تیار ہو جاؤ اور پورے دل سے خُداوند کو تلاش کرو، کیونکہ یہ وعدہ ہے: ”جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے، اور جو مانگتا ہے اُسے ملتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے کھولا جائے گا۔“

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن
زبور 139

یہ زبور ایسا ہے کہ ہم اُسے بار بار پڑھیں تب بھی کم ہے۔ اگر اس کی تعلیم کو ہم ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں تو یہ ”ہمیں گناہ سے بچنے کی سب سے بڑی حفاظت ہوگا۔ اور اس زبور کی تعلیم نہایت سادہ ہے: ”اے خُدا، تُو مجھے دیکھتا ہے۔“

زبور 139۔ آیت 1

اے خُداوند! تُو نے مجھے تلا اور پہچانا ہے۔

تُو نے میرے سب سے مخفی حصوں تک نظر کی۔ میری رُوح کی نہایت پیچیدہ بھول بھلیوں کو بھی تُو نے دیکھ لیا۔ تُو نے تلاش

کی اور پھر بھی میری فطرت کا راز نہ چھپا رہا بلکہ تُو نے مجھے تلاش کر کے پہچان لیا۔ تیری تلاش کامل تھی، تُو نے میری جان کے رازوں کو پڑھ لیا۔

آیت 2

تُو میرے بیٹھنے اور میرے اُٹھنے کو جانتا ہے؛ تُو دور سے میرے خیال کو سمجھتا ہے۔
بیٹھنا اور اُٹھنا ایک عام بات ہے، اور اکثر میں خود بھی نہیں جانتا کہ کیوں بیٹھتا یا کیوں کھڑا ہوتا ہوں، مگر تُو سب کچھ جانتا اور سمجھتا ہے۔ ”تُو دور سے میرے خیال کو سمجھتا ہے۔“ میرا دل ایک خیال باندھتا ہے جو کبھی لفظ یا عمل میں ظاہر نہیں ہوتا، مگر تُو نہ فقط اُسے دیکھتا بلکہ اُس کا ترجمہ بھی کرتا ہے—تُو میرے خیال کو سمجھ لیتا ہے۔

آیت 3

تُو میری روش اور میرے لیٹنے کو گھیر لیتا ہے، اور میرے سب طریقوں سے واقف ہے۔
میں تیرے گھیرے میں ہوں جیسے ناظروں کے حلقے میں۔

آیت 4

کیونکہ میری زبان پر کوئی لفظ نہیں کہ دیکھ، اے خُداوند، تُو اُسے پورا جانتا ہے۔
فقط وہی نہیں جو زبان پر ہے بلکہ وہ جو زبان میں سونے پڑے ہیں—جو ابھی بولے نہیں گئے—تُو انہیں بھی کامل طور پر جانتا ہے۔

آیت 5

تُو نے آگے پیچھے سے مجھے گھیر لیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہے۔
تیری حضوری محض دیکھنے ہی کی نہیں بلکہ چھونے کی ہے، جیسے حکیم زخم پر فقط نظر ہی نہیں ڈالتا بلکہ بعد کو اُس کی جڑ تک پہنچنے کے لئے چھان بین کرتا ہے۔ تُو بھی میری کھرجنوں کو ٹٹولتا اور میرے گناہوں کی گہرائی دیکھتا ہے۔

آیات 6-7

یہ علم میرے لئے نہایت عجیب ہے؛ بلند ہے، میں اُسے نہیں پا سکتا۔ میں تیری رُوح سے کہاں جاؤں؟ یا تیری حضوری سے کہاں بھاگوں؟
پہلا خیال یہ سا لگتا ہے کہ ایسے عظیم خُدا سے دُور بھاگنا چاہئے، مگر یہ بس ایک لمحاتی گزرنے والا اثر ہے، پھر بھی داؤد نے اُسے لفظوں میں ڈھالا۔

آیات 8-10

اگر میں آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے؛ اگر میں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ، تُو وہاں ہے۔ اگر میں صبح کے پروں کو لوں اور سمندر کے کنارے جا بسوں، وہاں بھی تیرا ہاتھ مجھے رہنمائی کرے گا اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے تھامے گا۔
وہ اپنی پرواز کو کتنی تیز تصور کرتا ہے، روشنی کی مانند، صبح کے پروں پر سوار ہو کر، مگر تب بھی خُدا کا ہاتھ اُس کی تقدیر پر قابو رکھتا ہے۔

آیات 11-12

اگر میں کہوں کہ اندھیرا ضرور مجھے چھپائے گا، تو بھی رات میرے گرد دن کی مانند ہوگی۔ بلکہ اندھیرا بھی تجھ سے نہیں چھپاتا بلکہ رات دن کی مانند روشن ہے؛ اندھیرا اور اُجالا تیرے نزدیک برابر ہیں۔
کیا ہی عجیب بھید! تُو نہ فقط ہمیشہ دیکھتا ہے بلکہ ہمیشہ سے دیکھتا آیا ہے۔ تُو نے میری صورت بندھی ہوئی اور میری نظر آنے والی زندگی ہی کو نہیں بلکہ اُس سے پہلے بھی مجھے دیکھا، جب میں ابھی وجود میں نہ آیا تھا تب بھی تیری سب دیکھنے والی آنکھ مجھ پر تھی۔

آیات 13-16

کیونکہ تُو ہی نے میرے اندرونی حصے بنائے؛ تُو ہی نے مجھے میری ماں کے بطن میں ڈھانپا۔ میں تیرا شکر کروں گا کیونکہ میں خوفناک اور عجیب طور سے بنایا گیا ہوں؛ تیرے کام عجیب ہیں اور میری جان خوب جانتی ہے۔ میرا جسم تجھ سے چھپا نہ تھا جب میں پوشیدہ طور پر بنایا گیا اور زمین کے گہرے حصوں میں بُنا گیا۔ تیری آنکھوں نے میرے ناقص جسم کو دیکھا، اور تیری کتاب میں میرے سب اعضا لکھے تھے جو دن بہ دن صورت پذیر ہوئے جبکہ اُن میں سے کوئی نہ تھا۔
کس قدر واضح طور پر شاعر مقدس نے خُدا کے علم کامل کو ہماری پیدائش کے بارے میں بیان کیا ہے۔ اُس نے ہمیں سانس لینے سے پہلے ہی بنایا اور بُنا۔

آیت 17

اے خُدا، تیرے خیالات میرے نزدیک کس قدر بیش قیمت ہیں! اُن کی جمعیت کس قدر بڑی ہے

آیت 18

اگر میں اُنہیں گنوں تو وہ ریگ سے زیادہ ہیں؛ جب میں جاگ اُٹھتا ہوں تو بھی تُو میرے ساتھ ہے۔
اگر میں یہ سمجھوں کہ سب گن چکا ہوں اور پھر سو جاؤں، تو جاگتے ہی مجھے پھر گننا شروع کرنا ہوگا، کیونکہ تُو اپنی رحمتوں کو مسلسل برساتا رہتا ہے۔

آیت 19

یقیناً تُو شریروں کو قتل کرے گا، اے خُدا۔ پس اے خونی آدمیو، مجھ سے دُور ہو جاؤ۔
یہ خُدا کے علم کامل سے نکلنے والا نہایت سنجیدہ نتیجہ ہے۔ تُو نے اُن کی شرارت دیکھی، وہ تیری حضوری میں شرارت کرتے رہے۔ تَجھے کسی گواہ یا جیوری کی حاجت نہیں۔ تُو سب کچھ ہے، تُو ہی انصاف کرنے والا ہے۔

آیات 20-22

کیونکہ وہ تیرے خلاف شرارت کی باتیں کرتے ہیں، اور تیرے دشمن تیرا نام بے فائدہ لیتے ہیں۔ اے خُداوند، کیا میں اُن سے عداوت نہ رکھوں جو تجھ سے عداوت رکھتے ہیں؟ اور کیا میں اُن سے غمگین نہ ہوں جو تیرے خلاف اُٹھتے ہیں؟ میں اُن سے کامل عداوت رکھتا ہوں؛ میں اُنہیں اپنے دشمن جانتا ہوں۔
ہم اپنے ذاتی دشمنوں سے محبت رکھنے کے پابند ہیں، مگر خُدا کے دشمنوں سے نہیں، کیونکہ وہ نیکی اور راستی کے دشمن ہیں، بلکہ خود اُس قدوس کے دشمن ہیں۔

آیات 23-24

اے خُدا، مجھے جانچ اور میرا دل پہچان؛ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان۔ اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بُری راہ تو نہیں، اور مجھے راہ ابدی پر لے چل۔